

مدیر کے نام

اعجاز علی ندیم ، لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن کی ”اشاعت خاص“ کا سرورق دیکھا تو عجیب لگا کیونکہ معمول سے ہٹ کر تھا۔ مضامین کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ علم کے موتی ایک گلدستے کی صورت میں جمع ہو گئے ہیں ان سے بھر پورا استفادہ کرنا چاہیے۔ خلیل الرحمن چشتی نے ”تحریک احیاء دین کے قافلہ سالار“ میں کمال اندازِ بیاں سے تاریخ کے پس منظر کے ساتھ مولانا کی خدمات کا ذکر بہت جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ ایک عام قاری کے لیے جو مولانا کی شخصیت کے بارے میں لاعلم ہو تصویر کا پورا رخ پیش کرتا ہے۔ یہ مضمون جہاں مولانا مودودی کی علمی خدمات کا احاطہ کرتا ہے وہاں جماعت کی جدوجہد کو بھی تاریخی تناظر میں پیش کرتا ہے۔ ”یاد ہے مجھ کو ترا حریف بلند“ پڑھ کر اندازہ ہوا کہ مولانا بہت بڑے پائے کے قانون دان بھی تھے۔ ”مودودی نمبر“ سے ہمیں ایک صدی پر محیط مسلمانوں کی دینی، علمی و سیاسی خدمات اور احیاء اسلام کی جدوجہد سے آگہی ہوئی۔ مولانا پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ انھوں نے اس صدی میں اسلام کی صحیح تصویر پیش کر کے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔

اعظم بیگ ، گجرات

”اشاعت خاص“ کے مضامین کو اعلیٰ معیار کا پایا، تاہم ڈاکٹر جاوید اقبال کے خیالات تجزیے اور اجماع امت سے متعلق مشورے سے دل آزاری ہوئی۔ سرورق سے کئی سوالات ذہن میں اٹھے۔ ہزاروں سالوں پر محیط فکر مودودی سے شخصیت پرستی کا سوال بھی ذہن میں اٹھا اگرچہ پروفیسر خورشید احمد کے بقول یہ ”احسان مندی اور محسن شناسی“ ہے۔

سید شاہد ہاشمی ، کراچی

”اشاعت خاص“ کے مطالعے سے قبل میں مولانا مودودی کو بڑا آدمی سمجھتا تھا لیکن اسے پڑھ کر یقین ہو گیا کہ میں تو کچھ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ سید صاحب تو اس سے کہیں زیادہ بہت زیادہ بڑے انسان تھے۔ انھیں قریب سے دیکھنے والوں کی تحریریں بتا رہی ہیں کہ وہ ”عظمتِ کردار و وسعتِ ظرف، علوے ہمت، درویش مزاجی، اتقا، توکل، تحمل، صداقت، شعاری، ایثار، تدبیر، دردمندی، ذہانت، فراست اور تکلف مزاجی“ جیسی عمدہ مسنون اور اب ناپید ہوتی

ہوئی خصوصیات کے حامل رہنما تھے۔ بیرونی تحریکی شخصیات کے مزید مضامین ہونے چاہئیں۔ اگلے شمارے میں یہ کمی دور ہو جائے تو بات بن جائے گی۔ مولانا محترم کی زندگی کے آخری چند ماہ، چند ہفتے، چند روز، روزِ وداع اور سفرِ وداع پر بھی معلومات اس تاریخی سلسلے کا حصہ بنائیں۔ اب تحریک کے ہم سفروں کی بڑی تعداد مولانا مرحوم سے زامانی طور پر بعد کے سبب یہ جاننا چاہے گی۔ یہ معلومات بھی ان شاء اللہ مفید ہوں گی۔

غازی الدین، کراچی

”اشاعتِ خاص“ کے سرورق پر ایک صدی سے دوسری صدی اور پھر صدیوں سے ہوتے ہوئے ایک ہزار سے دوسرے ہزار سے ہزار کی طرف پیش رفت کی جس طرح مؤثر جدول بندی کی گئی ہے وہ مجھے بہت پسند آئی، اور واقعی قابل ستائش ہے یہ منظر نامہ! اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ اس بات کا مظہر ہے کہ مولانا کی فکر و عمل جو ان کی تحریروں و تقریروں سے لے کر تشکیلِ جماعتِ اسلامی تک اور پھر ان کی منظم تحریک کا ربط عالمی اسلامی تحریکوں اور شخصیتوں و دیگر بین الاقوامی اداروں اور افراد سے عبارت ہے اس کے اثرات و ثمرات صرف ایک صدی تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ بے کنار ہو کر ہزاروں میں منتقل ہوتے رہیں گے۔

احمد علی محمودی، حاصل پور

غزالی عصر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ بلاشبہ اس صدی کے عظیم انسان تھے۔ ان سے عقیدت و محبت تو پہلے بھی تھی مگر اس اشاعتِ خاص نے مجھے اپنے مرشد کا مزید گرویدہ بنا دیا ہے۔

ناصر قریشی، لاہور

”راوانڈا: ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی“ (دسمبر ۲۰۰۳ء) پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ کس طرح راوانڈا کے مظلوم مسلمان صبر و ضبط کا دامن تھامے، حالات کا جائزہ لیتے رہے، خانہ جنگی میں مبتلا دونوں دھڑوں کو بلا امتیاز مذہب و ملت، پناہ اور تحفظ دیتے رہے اور اپنے اعلیٰ اخلاق و کردار سے دعوتِ اسلام دیتے رہے۔ اس کے اثر سے ہزاروں لوگ شرف بہ اسلام ہوئے۔ کیا عالمِ اسلام بالخصوص پاکستان کو مسلمان کرنے اور مسلمان ہونے والوں کے لیے اپنے فرائض کا احساس ہے!

☆ سر ریکف، سر بلند پرتھوے (دسمبر ۲۰۰۳ء) میں کتاب کی قیمت ۷۰ روپے لکھ دی گئی، جب کہ اصل قیمت ۷۰ روپے ہے۔